كشف اللثام عن

غربة الاسلام

تاليف سيد ابو بكر بن حسن بن اسد الله شاه آبادي

طبع في مطبع مفيد عام الواقع
في آگره في سنة ١٣٠٥ الهجرية

تم

وہ یہ ہے کہ حدیث ابو قتادہ مین فرمایا ہے الآیات بعد المائتین رواہ ابن ماجة یعنی
ظہور نشانیون کا بعد دوسو برس کے ہوگا ہجرت سے یا دولت اسلام سے یا وفات حضرت سے اور بعض
نے کہا بعد بارہ سو سال کے ہجرت سے اول اولی ہے چوتہی خبر یہ دی ہے کہ سعد بن ابی وقاص رفعاً کہتے
ہین انی لارجوان لایعجز امتی عند ربہا ان یؤخرہم نصف یوم قیل لسعد وکم نصف
یوم قال خمسمأیة سنة رواہ ابو داؤد یعنی مجھے امید ہے کہ میری امت نزدیک اپنے
رب کے اس بات سے عاجز نہو کہ اللہ اونکو آدہے دن تاخیر دے سعد سے کہا کہ آدہا دن کتنا ہوتا ہے
کہا پانسو برس یعنی اوس حساب سے کہ اللہ کا ایک دن برابر ہمارے ہزار برس کے ہوتا ہے عدم
عجز کنایہ ہے اس سے کہ قربت و مکانت اس امت کی متمکن رہے اور پانسو برس تک اللہ اوسکو
مہلت دے یعنی باقی رکہے قیامت تک مدت اوسکی اس مقدار سے کم نہو چنانچہ مصداق اس حدیث
کا مشہود ہو چکا کہ سنہ پانسو ہجرت تک امت اسلام کو وہ قوت و ظہور حاصل تہا کہ اوسکا نظیر معلوم
نہین ہوتا پہر جب سے کہ دولت اسلام کی بغداد سے ہاتہہ پر تتار کے جاتی رہی تب سے اگرچہ نام اسلام
کا باقی رہا لکن ساتہہ نہایت غربت و ندرت و قلت کے یہانتک کہ ایکہزار سال ہجرت کے ختم ہوئے
اوسکے ساتہہ ہی رہی سہی عزت و دولت بہی زائل ہوگئی اور اقطار ارض سے حکومت اسلام
کی جو کہ بطور طوائف الملوک برائے نام باقی رکہی تہی وہ بہی فنا پذیر ہونے لگی اور اس مدت
مابعد الف مین جسکی تعداد اسوقت تک تین سو پانچ برس ہوتے ہین کارخانہ علم دین اور
تقاوت و طہارت کا زمرۂ علماء و عوام مسلمین سب مین شکست ہوگیا عقائد و مذاہب مین
خلل آگیا اعمال مین فتور اقوال مین قصور پڑ گیا نام کی مسلمانی بہی پورے طور پر باقی نرہی زمانہ
واہل زمانہ مصداق اس حدیث مرفوع علی مرتضی کے ہوگئے یوشك ان یاتی علی الناس زمان
لایبقی من الاسلام الا اسمہ ولایبقی من القرآن الا رسمہ مساجدہم عامرۃ وھی

خراب من الهدی علماؤهم شر من تحت ادیم السماء من عندهم تخرج الفتنة و
فیهم تعود رواه البیهقی فی شعب الایمان یعنی نزدیک ہے کہ لوگون پر ایک ایسا زمانہ آویگا کہ
اسلام کا فقط نام اور قرآن کا فقط نقش باقی رہیگا دگر ہیچ مسجدین آباد ہونگی یعنی ظاہر کے نمازی بہت
ہونگے لکن ہدایت سے ویران ہونگے کوئی اونمین دین کی راہ پر نہوگا علما اونکے اون سب
لوگون سے بدتر ہونگے جو آسمان کے نیچے ہین اونہین کے پاس سے فتنہ نکلیگا اور اونہین کے
اندر پھر کر جائیگا مطلب یہ کہ اسلام کا فقط نام رہجائیگا جیسے فقط نماز روزہ زکوٰۃ حج اور قرآن کو
بطور عادت کے قرارت وکتابت کرینگے نہ بطور تحصیل علم وعبادت کے مسجدین واسطے ریا وسمعہ
کے جائینگے یا سوال کرنے اور خبر لگانے اور باتین بنانے کے نہ واسطے طاعت وعبادت کے
علما بدعات ومنکرات نکال کر فتنہ برپا کرینگے ایک دوسرے کو کافر بتا کر اپنا ایمان برباد کرینگے
بہرحال یہ حدیث بھی ایک معجزہ ہے کیونکہ سارے امور مطابق ارشاد حضور کے واقع ہوئے اور
ہمنے اپنی آنکھہ وکان سے دیکھے سنے اور سب لوگ ہر روز دیکھتے سنتے رہتے ہین لکن ہزار
مین ایک کو بھی عبرت نہین ہوتی ہر شخص یہ جانتا ہے کہ یہ حدیث حق مین دوسرون کے
آئی ہے نہ میرے حق مین حالانکہ سب سے زیادہ مصداق اس حدیث کا یہی شخص ہے اگر یقین نہو
تو اپنے حال وقال واعمال کو اس حدیث پر عرض کر دیکھے اگر اللہ نے ذرا سا بھی انصاف دیا ہوگا
تو سمجھہ لیگا کہ سب سے پہلے مین ہی اسکے نیچے داخل ہون یہ شخص عامی ہوگا یا عالم ہرگز مصداق
سے اس حدیث کے اسوقت مین خارج نہوسکیگا اور یہ خیال اوسکا کہ مین پشت ہا پشت سے مسلمان
چلا آتا ہون اور میرے گھر مین رواج تعلم قرآن وادای نماز وغیرہ مراسم اسلام وشعائر ایمان
کا جاری ہے پھر مین کسطرح نام کا مسلمان ٹھیرا اور کس وجہ سے مین مصداق اس حدیث
کا ہوسکونگا تو اسکا جواب یہ ہے کہ حدیث زیاد بن لبید مین آیا ہے کہ حضرت نے ایک شئ کا ذکر کیا